Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹۶

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۲۴ تبوک ۱۳۵۸ہش ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۱۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو دُعا اور اُس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنّم میں جائے گا

انسان کو چاہیئے کہ دُعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اُس کے دل کو یقین سے پُر کر دے

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (الفرقان : ۷۸)

ترجمہ :- (اے رسولؐ !) تو ان سے کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا (اور استغفار) نہ ہو۔

حدیث النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ ۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو خدا سے نہیں مانگتا اس پر خدا ناراض ہوتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"دیکھو اجرامِ سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور اُنکی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان اُنکی پرستش کی طرف جُھک پڑے ہیں اور اُنہوں نے ان میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پُوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چُھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چُھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔

ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دُعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دُعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دُعا کے قائل نہیں ہیں اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دُعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنّم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اُس وقت تک دُعا کرتا رہے جب تک خدا اُس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور اَنَا الْحَقّ کی آواز اس کو نہ آجاوے!" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبوک (ستمبر) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میں بعض ذاتی مشکلات اور مجبوریوں کے باعث آجکل سخت پریشان ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں بصد ادب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اِن مشکلات کو محض اپنے فضل سے حل کر دے اور خود ہی میری دستگیری فرماوے۔ آمین

(میاں) اقبال احمد۔ ایڈووکیٹ
صدر جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے نیز خاکسار کے بھائی مختار احمد صاحب پڑھائی میں کامیابی حاصل کرنے کی دعا کریں۔ احباب جماعت میری والدہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں اور اپنے بھائی کے ازدیادِ علم اور اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے بھی احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

فضل احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

روزنامہ ربوہ

الفضل

یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

۲۲ تبوک ۱۳۵۸ ہش

۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُسر اور یُسر میں مومنوں اور کافروں کا متضاد طرزِ عمل

حقیقی ایمان انسان کی زندگی میں کیا انقلاب لاتا ہے؟ اس کا اندازہ زندگی کے ایک خاص پہلو میں مومنوں اور غیر مومنوں کے متضاد طرزِ عمل سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ زندگی کا وہ پہلو مشکلات و مصائب۔ غم و اندوہ اور ناکامی کے لمحات سے تعلق رکھتا ہے۔ زندگی میں ہر انسان کو عُسر و یُسر شادی و غمی اور کامیابی و ناکامی دونوں قسم کے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ دونوں قسم کے حالات رونما ہونے پر مومن اور غیر مومن کی طرف سے جو ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اور اس فرق سے یہ امر اظہر من الشمس ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ حقیقی ایمان انسان کی زندگی یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔

حقیقی مومن عُسر اور یُسر دونوں میں ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ عُسر میں وہ صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ دکھا کر مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا۔ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ اسی طرح یُسر کے زمانہ میں مومن فخر و مباہات میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اسے خدا تعالیٰ کا فضل قرار دے کر اس کے حضور پہلے سے بھی زیادہ جھکتا ہے۔ وہ اس حد تک خدا کی حمد کرتا اور شکر بجا لاتا ہے کہ گویا مجسم حمد اور شکر بن جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل ایک کافر راحت و آرام کے زمانہ میں خدا کو بھول کر بھی یاد نہیں کرتا بلکہ اسے اپنی خوبی اور ہنرمندی کا نتیجہ قرار دے کر اکڑتا اور فخر و مباہات کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن جب تنگی وارد ہو اور اسے دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے تو وہ گڑگڑا کر خدا کو یاد کرنے لگتا ہے اور اس کے حضور یہ عہد کرتا ہے کہ اگر وہ اس کی تکلیف کو دُور کر دے تو وہ سدا اس کا شکر گزار رہے گا۔ اور اس کا عبادت گزار بندہ بن کر بقیہ عمر گزارے گا۔ جب خدا تعالیٰ اس کی اس تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ تو وہ پھر خدا کو بھلا دیتا ہے اور پہلے ہی کی طرح اکڑنے اور فخر و مباہات کا اظہار کرنے لگتا ہے۔

کافروں کی طرف سے اس انتہائی نازیبا اور قابلِ اعتراض طرزِ عمل کا اظہار اس وقت اور بھی زیادہ شدت سے ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت اور اصلاح کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ وہ اپنی تعداد کی کثرت نیز قوت و اقتدار اور وسائل کی بہتات کے گھمنڈ میں اس مامور من اللہ کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اس کے ساتھ تمسخر و استہزا سے پیش آتے ہیں اور اسے اذیتیں پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے۔ جب ان کا استہزا شوخی و شرارت اور ظلم انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے مامور کے ذریعہ انہیں آنے والے عذاب سے خبردار کرتا ہے۔ وہ عذاب کی اس خبر کا بھی مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ موعودہ عذاب کیوں نہیں آتا؟ خدا تعالیٰ غضب میں دھیما ہے وہ یکدم عذاب نازل نہیں کرتا۔ بلکہ ایک مدت مقررہ تک اسے ٹالتا رہتا ہے۔ یہ ڈھیل وہ انہیں اصلاح کی غرض سے دیتا ہے اس ڈھیل سے فائدہ اٹھاتے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے وہ اور اکڑتے اور شوخی و شرارت میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (ھود آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور اگر ہم ان کا عذاب ایک مدت کے لئے ٹال دیں تو وہ کہیں گے اس (موعودہ عذاب) کو کس چیز نے روک رکھا ہے؟ دیکھو! جس دن یہ ان لوگوں پر نازل ہوگا ٹالے سے نہیں ٹلے گا۔ اور وہی عذاب جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ان کو گھیر لے گا۔

جب وہ موعود عذاب کا مذاق اڑانے سے کسی طرح باز نہیں آتے تو بھی خدا تعالیٰ جو غضب میں بہت دھیما ہے یکدم عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ پہلے انہیں بعض تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی طرف جھکیں اور اپنی شوخیوں اور شرارتوں سے باز آجائیں تاکہ عذاب سے بچ سکیں۔ چنانچہ جب ان پر تکالیف آتی ہیں تو وہ تمسخر و استہزا اور مخالفانہ سازشوں سے باز آکر خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا شروع کر دیتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ اس تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ تو وہ پھر خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر دوبارہ شوخیوں اور شرارتوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور خوشی سے خوب بغلیں بجاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اگلی ہی آیات میں ان کی اس روش اور طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ (ھود آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:۔ اور اگر ہم انسان کو (اس سے پہلی اور مابعد کی آیات یعنی آیات ۹ و ۱۲ کی روشنی میں یہاں انسان سے مراد کفار ہیں) اپنی طرف سے (کسی قسم کی) رحمت کا (مزا) چکھائیں اور پھر اس سے اسے (یعنی رحمت کے مزے کو) ہٹا لیں تو وہ بہت ہی ناامید اور منکرِ احسان ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم کسی مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو کسی بڑی نعمت کا مزہ چکھائیں تو وہ اتراتا اور شیخی بگھارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میری تمام تکالیف مجھ سے دُور ہو گئیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کافروں کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ فوراً بلبلا اٹھتے ہیں۔ اور ان پر مایوسی چھا جاتی ہے اور لگتے ہیں آہ و فغاں کرنے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور کر کے ان کے لئے پھر راحت کے سامان پیدا کر دیتا ہے تو پھر اکڑنے اور شیخی بگھارنے لگتے ہیں۔ اس تکلیف سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی اصلاح کی طرف مائل ہونے کا خیال تک نہیں آتا۔ برخلاف اس کے اہلِ ایمان کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ ایمان کے زیرِ اثر ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب آجاتا ہے۔ وہ عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہتے ہیں۔ عسر کی حالت میں وہ مایوسی کو قریب نہیں آنے دیتے۔ بلکہ رضا بالقضا، صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور یسر کی حالت میں تو ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ گویا مجسم حمد اور شکر بنے ہوئے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ عسر و یسر دونوں حالتوں میں کافروں کے انتہائی قابلِ اعتراض طرزِ عمل کا ذکر کرنے کے بعد مومنوں کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ (ھود آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ لیکن (کافروں کے بالمقابل) اُن لوگوں کا حال جدا ہے جو صبر کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

درخواستِ دُعا

میرے خسر محترم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب ساکن سراج پورہ شالامار ٹاؤن لاہور مورخہ ۲۵ ستمبر ۷۹ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اگرچہ ان کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ مبارک احمد نجیب مربی سلسلہ گولیکی ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط ۶

سمندروں کا پیندا

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی۔ ربوہ)

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ بارشوں اور تیز رفتار ندی نالوں کی وجہ سے بہت سی مٹی کٹ کٹ کر دریاؤں میں پہنچتی اور ان کے توسط سے سمندر میں گرتی ہے۔ یہ عمل ہزاروں نہیں لاکھوں سال سے متواتر جاری ہے اور اب تک بے حساب مٹی سمندر میں جا چکی ہے۔ اِس بناء پر ایک عرصہ تک ہمارا تصوّر یہ تھا کہ سمندروں کا پیندا سپاٹ میدانوں کی طرح ہموار ہوگا اور اگر ہموار نہیں تو اس میں خفیف سے اتار چڑھاؤ ہوں گے لیکن موجودہ دَور کے تجربات اور مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ خشکی کی طرح سمندر میں بھی تنگ وادیاں، تاریک کھڈ، گہرے غار، سطوح مرتفع اور بلند پہاڑوں کے سلسلے موجود ہیں جو اپنی کیفیات کے اعتبار سے نہایت درجہ جاذب توجّہ اور حیران کن ہیں۔ سچ پوچھئے تو سمندر کا پیندا زمین کا عظیم ترین "برّاعظم" ہے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔ اپنے حُسن، تنوع اور رنگینی میں وہ کسی دوسرے برِّاعظم سے کم نہیں۔ ہم نے اب تک اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی تھی۔ تحقیق و جستجو کے لئے ہم دوسرے کرّوں تک پہنچنے کی فکر کر رہے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے خود سمندروں میں ایک ایک وسیع میدان موجود ہے۔

ایک لمبے عرصہ تک تو سمندر کی گہرائی اور اس کے پیندے کی کیفیت معلوم کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اگر گہرائی کی کوئی پیمائشات کی بھی گئیں تو وہ بہت ناقص اور ادھوری سی تھیں لیکن پہلی جنگِ عظیم کے بعد سمندروں کی گہرائی اور پیندے کے خدوخال معلوم کرنے کا احساس بہت قوی ہوگیا۔ خوش قسمتی سے ۱۹۲۵ء تک گونج کے ذریعہ عمق پیمائی کا جدید طریقہ دریافت ہوگیا جس نے سمندر کے پیندے کے بارے میں ہمارے خیالات و تصوّرات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔

صوتی عمق پیمائی کا اصول یہ ہے کہ جہاز کے پیندے پر لگے ہوئے ایک آلے کے ذریعہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے آواز پیدا کی جاتی ہے یہ آواز پانی میں سے گزر کر اور سمندر کے پیندے سے ٹکرا کر گونج کی شکل میں واپس لوٹتی ہے اور ہائیڈروفون کے ذریعہ سے اسے سُن لیا جاتا ہے۔ آواز کے پیدا ہونے اور گونج کے موصول ہونے کے درمیانی وقفہ کی پیمائش کر لی جاتی ہے۔ چونکہ پانی میں آواز کی رفتار اوسطاً ۱۶۵۰ گز (قریباً پندرہ سو میٹر) فی سیکنڈ ہے اِس لئے گونج کے وقفہ سے گہرائی کا صحیح صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔

اب اِس طریق میں مزید ترقی ہوئی ہے عمق پیما کے ساتھ خودکار ریکارڈر (RECORDER) لگا دیا جاتا ہے جو مسلسل گہرائی کی پیمائش کا ریکارڈ تیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اِس طرح پیندے کے بہت صحیح اور تفصیلی نقشے تیار کئے جا چکے ہیں ان نقشوں کی مدد سے پیندے کی بہت سی تفاصیل مثلاً پہاڑی سلسلے بلکہ ان کی نوکدار چوٹیاں، وادیاں اور زیر آب آتش فشاں پہاڑ دریافت کئے جا چکے ہیں۔ اِس جگہ پیندے کی پوری تفاصیل پیش کرنے کی بجائے چند موٹی موٹی باتوں کے ذکر پر اکتفا کیا جائے گا۔

سمندری پہاڑ

شاید یہ بات عجیب معلوم ہو کہ سمندر میں بھی کہیں پہاڑ ہو سکتے ہیں لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ وہاں نہ صرف وہ موجود ہیں بلکہ ایسے شاندار ہیں کہ خشکی کے پہاڑ نہ بلندی میں ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ طوالت میں۔ بعض سمندری پہاڑوں کی چوٹیاں کوہ ایورسٹ سے کہیں زیادہ بلند ہیں۔

ان سمندری پہاڑوں میں سے سب سے زیادہ عجیب وغریب وہ سلسلۂ کوہ ہے جو بحرِ اوقیانوس کے وسط میں شمالاً جنوباً آئس لینڈ (بحرِ منجمد شمالی) سے انٹارکٹکا (بحرِ جنوبی) تک پھیلا ہؤا ہے۔ اس کو وسط اوقیانوسی سلسلہ کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی دس ہزار میل سے زیادہ ہے یہ سلسلۂ کوہ سمندر کے پیندے سے چار ہزار سے دس ہزار فٹ بلند ہے اور قریباً سات سو میل چوڑا ہے۔ گویا اس نے بحرِ اوقیانوس کی ایک تہائی چوڑائی گھیری ہوئی ہے اکثر مقامات پر اس کی چوٹیاں سطح سمندر سے صرف ایک میل دُور رہ جاتی ہیں لیکن کہیں کہیں آتش فشانی جزیروں کی شکل میں سطح سمندر سے اوپر بھی نمودار ہو جاتی ہیں۔ جزائر ایسنشن (ASCENSOIN) اور ایزیور (AZURE) اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اس کی سب سے بلند چوٹی وہ ہے جسے ہم جزیرہ پیکو کہتے ہیں۔ یہ ایزیور میں واقع ہے اور سطح سمندر سے سات ہزار فٹ بلند ہے۔ سمندر کے پیندے سے اسکی بلندی ۲۹۷۰۰ فٹ ہے یعنی قریباً ۵½ میل۔ ایشیا کے چند پہاڑ ہی بلندی میں اس کے قریب پہنچتے ہیں کوہ ایورسٹ سے اس کی بلندی زیادہ ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ انگریزی حرف S کی شکل میں مشرقی اور مغربی برِّاعظموں کے ساحل کے متوازی پھیلتا چلا گیا ہے جس کی وجہ سے اوقیانوس کا پیندا دو برابر یعنی مشرقی اور مغربی حصّوں میں منقسم ہو گیا ہے۔

اِسی قسم کا ایک پہاڑی سلسلہ بحرالکاہل کے وسط میں اور بحرِ ہند میں بھی ہے۔ ان کا علم ۱۹۵۸ء میں ہؤا جبکہ بین الاقوامی ارضی طبیعی سال کے دوران تحقیقات کا وسیع کام کیا جا رہا تھا۔ بحرالکاہل کے پہاڑ کو وسطی بحرالکاہل کا سلسلہ کہتے ہیں۔ جزائر ہوائی اور ایلوشن اس کی بلند چوٹیاں ہیں۔ اس کی بعض چوٹیاں اوقیانوسی سلسلہ سے بلندی میں زیادہ ہیں۔ مثال کے طور پر جزائر ہوائی میں مانا کی نامی ایک آتش فشاں ہے جو سطح سمندر سے چودہ ہزار فٹ بلند ہے سمندر کے پیندے سے اس کی بلندی تیس ہزار فٹ کے قریب ہے۔ گویا یہ پہاڑ کوہ ایورسٹ سے ایک ہزار فٹ کے قریب زیادہ بلند ہے۔

بحرِ ہند میں جو سلسلہ پھیلا ہؤا ہے اسے کارلز برگ کا سلسلہ کہتے ہیں۔ یہ خلیج عدن سے شروع ہو کر بحیرۂ عرب میں پہلے مشرق کی طرف پھیلا ہے پھر جنوب کی طرف مڈغاسکر کے بالمقابل تک پہنچا گیا ہے۔ ۱۹۶۰ء کی تحقیق سے معلوم ہؤا ہے کہ یہ مڈغاسکر پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ کئی شاخوں میں بٹ کر سارے بحرِ ہند میں پھیلا ہؤا ہے۔ اس کی ایک شاخ راس امید سے ایک ہزار میل کے فاصلہ پر افریقہ کے گرد گھوم کر اوقیانوسی سلسلہ سے جا ملی ہے۔ ایک اور شاخ مڈغاسکر کے پاس سے مشرق کی سمت چلی گئی ہے اور آسٹریلیا اور انٹارکٹکا کے درمیان واقع ہے۔ جزائر ایمسٹرڈم اور سینٹ پال اسی کی چوٹیاں ہیں۔ آسٹریلیا کے جنوب سے گزرنے کے بعد یہ سلسلہ بحرالکاہل کے سلسلہ سے مل جاتا ہے۔

تازہ ترین تحقیقات سے پتہ لگا ہے کہ یہ سلسلہ کوہ قریباً مسلسل بحرِ ہند، بحرِ اوقیانوس اور بحرالکاہل میں پھیلا ہؤا ہے۔ اس کی مجموعی لمبائی قریباً پینتالیس ہزار میل ہے اور اس کا رقبہ تمام برِّاعظموں کے مجموعی رقبہ سے زیادہ ہے۔ اِس لحاظ سے یہ سمندر کے پیندے کی سب سے اہم خصوصیّت ہے اور قدرتِ خداوندی کا ایک نادر نمونہ ہے۔

کچھ پہاڑ سمندر میں ایسے بھی ہیں جن کی چوٹیاں سپاٹ ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کسی نے تیز دھار آلے سے ان کی چوٹیوں کو کاٹ ڈالا ہے۔ اپنی وضع میں یہ جنوبی افریقہ کے سطح پہاڑوں (TABLE MOUNTAINS)

سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کے پہلو ڈھلوان ہونے کی بجائے اکثر سیدھے ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے قدیم ترین پہاڑ ہیں اور خشکی کے پہاڑوں کی نسبت کہیں زیادہ پرانے ہیں۔ ان کے مسطح ہونے کی وجہ پوری طرح سمجھ میں نہیں آئی۔ شاید اربوں ارب سال کے طوفانوں نے ان سے ٹکرا کر چوٹیوں کو ہموار کر دیا ہے۔ جو حصے پانی سے باہر ہوتے ہیں وہ گرمی سردی کے اثر سے چٹخ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ پھر تیز ہوائیں ان کو گھستی ہیں اور بارشیں اور ندی نالے ان کے کترنے میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ سمندر کی موجیں بھی ان کو کھاتی چلی جاتی ہیں۔ اس طرح باہر کا حصہ رفتہ رفتہ کم ہوتا چلا جاتا ہے لیکن زیرِ آب حصے ان تخریبی عوامل سے محفوظ رہتے ہیں۔

سمندر کے درجۂ حرارت میں دورانِ سال کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی اِس لئے چٹخنے کا عمل زیرِ آب بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ باقی عوامل ویسے ہی موجود نہیں ہوتے اِس لئے زیرِ آب چٹانیں بڑی حد تک اپنی حالت پر قائم رہتی ہیں تاہم یہ سب امکانات اور قیاسات ہیں قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کیوں ہے تحقیق و تفتیش کا یہ باب آئندہ نسلِ انسانی کے لئے کھلا ہے اور کسی وقت بھی نہیں کہا جا سکتا کہ انسانی دماغ نے سارے حقائق کا احاطہ کر لیا ہے۔ بیشمار مسائل ہیں جو ہمیں دعوتِ تحقیق دے رہے ہیں اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

۴۵ ہزار میل لمبی دراڑ

ایک اور عجیب اور دلچسپ بات یہ ہے کہ جب مندرجہ بالا پہاڑی سلسلہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کے وسط میں ایک گہرا شگاف ہے جو لمبائی کے رُخ سارے سلسلہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس شگاف کو اب انشقاقی وادی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی چوڑائی پندرہ سے تیس میل ہے اور گہرائی ایک دو میل۔ شگاف کے دونوں کناروں پر سنگلاخ عمودی چٹانیں کھڑی ہیں جو ایک میل سے زیادہ بلند ہیں۔

یہ امر کہ ہماری زمین کے پیندے پر پینتالیس ہزار میل لمبی دراڑ موجود ہے بہت کچھ بحث و تمحیص کا موضوع رہا ہے۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ دراڑ مسلسل سارے سلسلہ میں پھیلی ہوئی ہے اور بعض کے نزدیک کہیں کہیں وقفے بھی موجود ہیں۔ اوّل الذکر اپنی تائید میں یہ دلیل دیتے ہیں کہ مشاہدات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ زمین کے چاروں طرف ایک خاص پٹی ایسی ہے جہاں زلازل کثرت سے آتے ہیں۔ بیشتر صورتوں میں ان زلازل کے مراکز یا تو اس دراڑ میں پائے گئے یا اس کے قریب ہی پہاڑی سلسلہ میں موجود تھے۔ چونکہ زلازل کے مراکز کا خط مسلسل ہے اِس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شگاف بھی مسلسل ہے۔

اِس جگہ قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنا طویل شگاف سمندر کی تہ میں کس طرح پڑ گیا۔ کچھ سائنسدان اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہماری زمین پھیل رہی ہے۔ ابتداءً اس کا قشر ایک چٹانی مادے گرینائٹ سے بنا ہوا تھا پھر زمین کے اندرونی حصے سے ایک موج اُٹھی جس نے اس قشر کو توڑ دیا اور اسے مختلف برِاعظموں میں تقسیم کر دیا۔ ان کے درمیانی حصے میں سمندر پیدا ہو گئے۔ پھیلاؤ کا یہ عمل اب بھی ایک حد تک جاری ہے۔ یہ انشقاقی وادی یا وادیاں وہ مقامات ہیں جہاں سے زمین کا اندرونی نرم مادہ خارج ہو کر قشر کی ایک نئی تہ یا بعض دفعہ نئے پہاڑ اور جزیرے پیدا کر دیتا ہے۔ انہیں تغیّرات کی وجہ سے یہ وادیاں زلازل کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔

اس کے برعکس دوسرے سائنسدان کہتے ہیں کہ زمین سکڑ رہی ہے اس کے نتیجہ میں اس کے بعض حصے اندر کو دھنس جاتے ہیں اور بعض دوسرے حصے پہاڑوں یا جزیروں کی شکل میں اوپر کو اُبھر جاتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ مندرجہ بالا دونوں نظریات میں سے کون سا درست ہے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ اس دراڑ یا دراڑوں کے مجموعے کا زلازل سے گہرا تعلق ہے۔

برِاعظموں سے دُور کھلے سمندروں میں جو جزائر واقع ہیں ان میں بیشتر بلکہ قریباً سب ہی آتش فشانی مادے سے بنے ہوئے ہیں۔ زلازل کی وجہ سے جس طرح خشکی کے حصے تہ و بالا ہوتے رہتے ہیں اسی طرح سمندروں میں بھی تغیّرات ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً سمندر کا پیندا ہلتا رہتا ہے اور زیرِ آب آتش فشاں راکھ اور لاوا نکالتے رہتے ہیں۔ ان تغیّرات کے باعث کئی جگہ اچانک جزیرے نمودار ہو جاتے ہیں اور کئی پرانے جزیرے اسی طرح غائب بھی ہو جاتے ہیں۔

۱۸۳۰ء کی بات ہے کہ بحیرۂ روم میں سسلی اور ساحلِ افریقہ کے درمیان اچانک ایک جزیرہ نمودار ہو گیا۔ چند برس کے اندر لہروں نے ٹکرا ٹکرا کر اس کو سطحِ سمندر کے برابر کر دیا۔ اب وہاں زیرِ آب ایک چٹان اس کی یادگار کے طور پر باقی ہے۔ اسی طرح فالکن نامی ایک جزیرہ آسٹریلیا سے جانب مشرق قریباً دو ہزار میل کے فاصلہ پر واقع تھا ۱۹۱۵ء میں اچانک وہ غائب ہو گیا لیکن گیارہ سال بعد ۱۹۲۶ء میں دوبارہ نمودار ہو گیا۔ غرض آتش فشانوں اور دوسرے اثرات کے باعث اس قسم کے تغیرات آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور پیندے کی ہیئت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں امام الدین صاحب کا ذکرِ خیر

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم سکھر)

میاں امام الدین صاحب عرف عملی مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء صبح ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئے، اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم موضع جنڈ بالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کی معیت میں سندھ آ گئے اور محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ میں قیام پذیر ہوئے۔ یہ فارم حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا تھا۔ آپ نے اپنے فارم کا نام محمود آباد رکھا تھا۔ بعد میں حضرت نواب صاحب نے اپنے اس فارم کا تبادلہ فضل بھمبھرو ضلع تھرپارکر والی زمین کے ساتھ کر لیا۔ میاں امام الدین صاحب پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور محمود آباد فارم میں آنے کے کچھ دنوں بعد ہی بیعت کر لی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

چند سالوں بعد آپ محمود آباد فارم سے رحمٰن آباد باندھی آ گئے اور مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی کے ہاں کام کرنا شروع کر دیا۔ جب کوٹڑی کے مقام پر غلام محمد بیراج تیار ہوا تو آپ گولارچی ضلع حیدر آباد چلے گئے اور ساحلِ سمندر پر زرعی زمین کا ایک رقبہ خرید کر وہاں قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کا بڑا صاحبزادہ مسمّی محمد شفیع رحمٰن آباد میں مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب کے ہاں کام کرتا ہے۔ مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ اکثر گولارچی سے رحمٰن آباد آتے رہتے تھے۔ اب کے آپ نے عید الفطر تو گولارچی میں ادا کی اس کے بعد رحمٰن آباد آئے۔ دو چار روز ہی آئے کو ہوئے تھے کہ دل کا دورہ پڑا علاج کیا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور ۲ ستمبر کو وصال فرمایا اور مولا حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم موصی تھے اِس لئے امانتاً رحمٰن آباد کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

مرحوم بے شک اَن پڑھ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو پُر حکمت دل و دماغ ودیعت کیا ہوا تھا تبلیغ نرمی، سکون اور ایسے پُر حکمت طریق سے کرتے تھے کہ سُننے والا حیران رہ جاتا اور خاموش ہو جاتا جب مجلس میں اپنے تبلیغی حالات سُناتے تو احباب بہت مسرور ہوتے اور یقین کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان کے نتیجہ میں ان کو یہ فیض ملا ہے۔ مرحوم اخلاص سے معمور تھے۔ یک رنگ دوست تھے۔ دوستوں سے دوستی کا عہد بڑی محبت، اخلاص اور مستعدی سے نبھاتے تھے۔

مہمان نواز تھے۔ بہت سے غیر از جماعت افراد ان کے دوست تھے اور ان کی مہمان نوازی کے مدّاح تھے۔ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے خاص اہتمام کرتے اور حتّی الوسع ہر جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ ہر قسم کے چندوں میں شامل ہوتے۔ مرحوم کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی صحت آخر عمر تک ٹھیک رہی۔ چلتے پھرتے رہے اور احباب سے مستعدی سے ملتے رہے۔ دل کے عارضہ میں مبتلا ہوئے اور دو تین روز کے اندر راہئ ملکِ بقا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور جنّت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ ان میں تین شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الرّاحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کا ۲ روزہ سالانہ تربیتی اجتماع

مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کا دو روزہ سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۶ اور ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات و جمعہ بمقام چک ۱۶۶ مراد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کے طول و عرض سے خدام و اطفال و انصار بزرگوں کے علاوہ احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ یہ اجتماع چک ۱۶۶ مراد کی وسیع اور بے حد خوبصورت اور پُر شکوہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اجتماع سے ایک روز قبل دُور دُور تک ہونے والی شدید بارش کے باوجود حاضری تسلی بخش رہی۔ ضلع بہاولنگر کے انیس اور ضلع بہاولپور کے تین مقامات سے کل تین صد چونسٹھ احباب اجتماع میں شامل ہوئے۔ مقامی مجلس چک ۱۶۶ مراد کے بیسیوں خدام اطفال اور انصار حضرات و قابل احترام بہنوں کی حاضری اس کے علاوہ تھی مکرم برادرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر قائد مجلس چک ۱۶۶ مراد اور جماعت احمدیہ مقامی کے عہدیداران اور جملہ احباب نے مہمانوں کی رہائش قیام و طعام اور خدمت و تواضع کا انتظام بہت ہی محبت و محنت اور حسن و خوبی سے انجام دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ اس اجتماع کی روداد مختصراً درج ذیل ہے۔

مورخہ ۶ ستمبر بعد نماز ظہر و عصر سوا تین بجے سہ پہر اجتماع کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم و محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر شروع ہوا۔ محترم صدر صاحب اجلاس نے مفید نصائح پر مشتمل افتتاحی خطاب فرمایا۔ پھر مکرم حافظ منظور احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "سیرت و شانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" کے زیر عنوان تقاریر کیں۔ آخر میں صدرِ اجلاس محترم رانا محمد خان صاحب نے خدام و اطفال کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی کہ وہ اجتماع کے دوران خدا تعالیٰ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو باتیں سنیں ان پر عمل کی اپنے رب سے توفیق مانگیں۔ غلبۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جذبۂ عشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کے قلوب میں بھر دیا ہے اسے کم نہ ہونے دیں۔ حضرت اقدس کے اس عظیم مشن سے عملی طور پر اپنی محبت کا ثبوت دیں۔ غلبۂ اسلام اور استحکام پاکستان کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ افتتاحی اجلاس کے اختتام پر خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ان دلچسپ مقابلہ جات کے بعد مسجد احمدیہ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں بعدہٗ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے درس قرآن کریم دیا۔ رات کے کھانے کے بعد ۸/۱/۲ بجے تا ۱۰/۱/۲ بجے شب پہلے روز کا دوسرا اجلاس زیر صدارت خاکسار نذیر احمد خادم قائد ضلع منعقد ہوا جس میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری" "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" اور "وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام" کے عناوین پر علی الترتیب مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ملہی اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب قمر مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت عمدہ اور دلنشین پیرایہ میں تقاریر کیں۔ اس اجلاس سے قبل اطفال کا دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں ظفر اسلام اور طاہر محمود علی الترتیب اوّل دوم قرار پائے۔ یہ دونوں اطفال مجلس چک ۱۶۹ مراد سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسرے روز یعنی مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک اجتماع کی تقریبات کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں خدام و اطفال اور انصار بزرگ کثرت سے شامل ہوئے۔ نمازِ تہجد کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام کی اہمیت و افادیت واضح کی۔ بعد ازاں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درسِ حدیث درسِ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درسِ مشعلِ راہ علی الترتیب مکرم حافظ منظور احمد صاحب، خاکسار نذیر احمد خادم اور مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر نے دیئے۔ ناشتہ کے بعد خدام کا دینی معلومات کا مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں ۱۳ خدام نے حصہ لیا منصفین کے فرائض مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس بہاولنگر، مکرم سید نصیر رانا مبشر احمد خان صاحب مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ملہی مربی سلسلہ اور خاکسار نذیر احمد خادم نے انجام دیئے۔ اس مقابلہ میں مکرم عبد الرشید صاحب قائد مجلس چک ۱۶۹ مراد اوّل مکرم رانا مبشر احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد دوم قرار پائے بارک اللّٰہ لھُما۔ اس کے بعد مکرم برادرم حافظ منظور احمد صاحب نے سامعین کے متعدد دینی و مذہبی سوالات کے جواب دیئے جس کے بعد اس اجتماع کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ منظور احمد صاحب، محترم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ مقیم بہاولنگر اور خاکسار نذیر احمد خادم نے علی الترتیب "اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور ہمارا فرض"، "امام مہدی کا ظہور"، "خلافت کی اہمیت و برکات" اور "دعا اور خدمتِ خلق — امام وقت کا تازہ ارشاد" کے مواضیع پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں دوپہر کے کھانے کے بعد پونے دو بجے تا اڑھائی بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جو محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کے بعد خاکسار نے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمارے اجتماع کو اپنی نصرت سے نہایت کامیاب فرمایا۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد علمائے کرام منتظمین کرام اور جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض ضروری دینی امور احباب کے ذہن نشین کروائے۔ بعدہٗ مکرم رانا محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے علمائے کرام اور جملہ حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم رانا نجم الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد نے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی مقامی مسجد احمدیہ کو جو قدرے تشنہ تکمیل ہے۔ اپنے فضل سے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اسے احباب جماعت کے لئے بے حد برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو قبول فرمائے اس میں کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کرنے والے احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اس دینی اجتماع کے بابرکت اور خوش کن نتائج ظاہر فرمائے اور ہمارے ضلع میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی برکات کو پھیلائے۔ آمین۔

چندہ مہمان خانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر ٹھہرنے والی مستورات کے لئے جو مہمان خانہ تعمیر کیا گیا ہے اس کی آمد میں ابھی بہت کمی ہے اور تعمیر کا کچھ کام کرنا ابھی رہتا ہے۔ یکم ستمبر تا پندرہ ستمبر صرف ۵۰۰/- روپے کی آمد ہوئی ہے۔ ۱۵ ستمبر تک اس کے اخراجات [illegible] ہو چکے ہیں جب کہ ۱۵ ستمبر تک کل آمد [illegible] ہوئی ہے۔ گویا خرچ شدہ رقم کو پورا کرنے کے لئے ابھی ۵۹،۱۳۶ رقم کی ضرورت ہے تمام لجنات اپنی پوری کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک یہ رقم پوری کر دیں۔ ابھی بہت سی بہنیں ایسی باقی ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اس چندہ میں حصہ لے کر ان بہنوں کی دعائیں حاصل کریں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہاں قیام کرتی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صادقوں کی جماعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مومن وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو..... اب چاہیئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادقوں کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا۔ مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۶ صفحہ ۱۰۱)

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرم خان محمد صاحب ولد رحمت اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۸۲۴۷ کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے نظارت بہشتی مقبرہ کو جلد از جلد مطلع کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا ایک انٹرویو ۲۸-۲۹ اگست کو ہو چکا ہے۔ اور پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ جو طلباء کسی وجہ سے ۲۸ اگست کے انٹرویو میں نہیں آسکے۔ ان کا انٹرویو ۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز منگل ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زیادہ ہونا ضروری ہے۔

(۳) انٹرویو کے وقت سکول کے سرٹیفیکیٹ کی اصل اور فوٹو سٹیٹ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر کی تعارفی چٹھی امیدوار کے پاس ہونا ضروری ہے۔

تعارفی چٹھی میں عمر، تعلیم، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق ہو۔

جن طلباء کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ ۲ اکتوبر کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں اور آنے سے پہلے بذریعہ خط وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اس چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے دوران سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے ۱۹۷۸ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔ یاد دہانی کے خطوط لکھے جا چکے ہیں۔ گیارہ ماہ کی آمد متوقع آمد سے کم ہے۔ چند دن صرف اس ماہ کے باقی رہ گئے ہیں۔ کوشش کریں کہ جس لجنہ نے ابھی تک چندہ نہیں دیا وہ فوری چندہ بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر علمی مقابلہ جات

علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دو معیار ہوں گے۔

(۱) معیار صغیر ۷ تا ۱۱ سال (۲) معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال

اجتماع پہ مندرجہ ذیل مقابلے (معیار صغیر و کبیر) ہوں گے۔

(۱) حفظ قرآن کریم (سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں) حفاظ کا مقابلہ الگ ہوگا۔ (۲) تلاوت قرآن مجید (سورہ التین) (۳) حفظ نظم "احمدی کی تعریف" (از حضرت میر محمد اسماعیل رضی) مکمل نظم۔ (۴) نظم خوانی (ترانہ اطفال ہو میری ملت دن بس یہی اک صدا) پوری نظم صحیح تلفظ کے ساتھ (۵) اذان (۶) معلومات عامہ (۷) تقریری مقابلے (۸) مضمون نویسی

مندرجہ ذیل مقابلوں کا ایک ہی معیار ہوگا۔

(۱) پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی) (۲) مشاہدہ و معائنہ۔

(نوٹ: پہلے دن کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی علمی مقابلہ جات ہوں گے جن میں معیار پر اترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے۔) اطفال ابھی سے ان مقابلوں کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

سالانہ اجتماع کا پروگرام اور ہدایات مجالس کو بھجوا دی گئی ہیں۔ ان کے مطابق خدام کو علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیاری کروائیں

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی وظائف

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جن دو انعامی وظائف کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ ان کا امتحان ۲۱ اکتوبر بروز اتوار صبح سات بجے تا دس بجے دفتر لجنہ اماء اللہ کی اوپر والی گیلری میں ہوگا۔ طالبات کے ناموں کی ۱۴ اکتوبر سے ایک ہفتہ قبل اطلاع آنی چاہیئے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے بھائی چوہدری محمد اسماعیل صاحب ولد چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ بنڈیہ آف لودھی ننگل حال دار الرحمت غربی ربوہ مورخہ ۸/۹/۷۹ بروز ہفتہ صبح ۴ بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بشیر احمد برادر خورد چوہدری محمد اسماعیل مرحوم
مکان ۱/۴ دار الرحمت غربی ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ سردار النساء اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ دو ماہ سے دائیں ٹانگ کی درد میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

(خالد سعید چوہدری مکان ۱/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ)

(۲) میرا بیٹا حسن محمد عمر ۱½ ماہ کئی روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عنایت کریم ملک ڈسپنسر ہاؤسنگ کالونی پاک عرب فرٹیلائزر فیکٹری ملتان)

اعلان گمشدگی رسید بکس

دو عدد رسید بکس صدر انجمن احمدیہ پاکستان رسید بک ۱۸۹۴۷ جاری شدہ رسید ۱ تا ۶۳ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی اور رسید بک ۱۹۲۵۸ جاری شدہ رسید ۱ تا ۳۷ از جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر گم ہو گئی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان رسید بکوں پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مسل نمبر ۲۴۲۲۰

میں N/A Imah Daugter of Abdul-Wahid پیشہ سٹوڈنٹ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

انگوٹھی طلائی مالیتی ۱۶،۰۰۰/- روپے انڈونیشین
بالیاں طلائی " ۷،۵۰۰/- "
گھڑی " ۱۰،۰۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری مبلغ ۳۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Naimah

گواہ شد NY. YOYOH ROKH. Ayah A. Roni Jl Balik papan 1/10 Jakarta

گواہ شد A.F Susilo Jl Balik papan Jakarta.

مسل نمبر ۲۴۲۲۱

میں Amanda Sumitro ولد Sadik عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۳۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد Andon Sumitro

گواہ شد R. Sumawi Jaya Jl Kesambi 117A. Cirebon

گواہ شد Yr Herman priyatna Widara-Sari II Jl Kepudang No I Cirebon

مسل نمبر ۲۴۲۲۲

میں Jumisah بیوہ E. Argadirarsa عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک چاول کا کھیت مالیتی ۲۴،۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
زرعی زمین مالیتی ۱۶،۰۰،۰۰۰ "
ایک بریسلٹ طلائی ۱،۵۰،۰۰۰ "
حق مہر ۲۵۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳،۰۰،۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زراعت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Jumisah

گواہ شد Barzah Desa cariwah - West Java

گواہ شد Abdul-Karim Desa cariwuh West-Java.

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

حبوب مفید اٹھرا ۲۸/-	تریاق بواسیر ۱۰/-	تریاق معدہ ۴/۵۰
اکسیر اولاد نرینہ ۳۰/-	اکسیر پائیوریا ۵/-	سرمہ جواہر ۲/-
زرد جام عشق ۶۰/-	حسن نکھار اُبٹنہ ۵/-	روشن کاجل ۳/-

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

جناب ابوالاعلیٰ صاحب مودودی وفات پا گئے

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ جماعت اسلامی کے بانی جناب ابوالاعلیٰ صاحب مودودی آج امریکہ کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۶ سال تھی۔ نیویارک سے ۵۰۰ میل دور بفیلو ہسپتال میں چند روز قبل ان کا اپریشن ہوا تھا۔ گزشتہ روز ان کے جگر اور گردے نے کام کرنا بند کر دیا تھا۔ چنانچہ آج صبح وہ انتقال کر گئے۔ مودودی صاحب نے ۱۹۴۱ء میں جماعت اسلامی کی تشکیل کی تھی۔ اور خود ہی اس کے سربراہ منتخب ہوئے تھے۔ ۳۱ سال مسلسل جماعت اسلامی کی امارت پر فائز رہنے کے بعد ۱۹۷۲ء میں انہوں نے خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دے دیا تھا۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی دادی صاحبہ اہلیہ محترم اللہ رکھا صاحب مرحوم مورخہ ۲۷/۷/۷۹ بروز جمعہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر وفات کے وقت تقریباً ۹۰ سال تھی۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ اور ممکن حد تک روزوں کی پابند تھیں۔ بمقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ مکرم امیر صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب نے پڑھائی۔

خاکسار سے دادی صاحب کو بہت پیار شفقت تھی۔ جب بھی کبھی رخصت پر گھر گیا۔ وہ بلائیں لیتی نہ تھکتی تھیں۔ خاکسار کے بچپن کا زیادہ حصہ ان کے ہاتھوں پر ان پڑھا۔ اگر کہوں کہ وہ ہی میری ماں تھیں تو بے جا نہ ہوگا۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گزارش ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(سلطان احمد ارشاد۔ کراچی)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ اگلے ایک پاؤں کا اپریشن ہونا باقی ہے۔ اس غریب الوطنی میں دو بچوں کے ساتھ اس کی خاصی پریشانی ہے۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اپریشن کی کامیابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر نقی الدین
آف ایران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لیئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اُس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد ولاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از پیش خدمات بجالانے کی توفیق سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید، حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایئر کنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲۔ ذیلدار روڈ، اچھرہ۔ لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان ہے

ہمارا مطمح نظر —— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ —— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لائیے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدّنظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ / مری روڈ راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے

خاکسار: محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز، ۱۱۱۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور